

أحكام الصيام . أردو

# مسائل صيام

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

203

هاتف: ٤٢٣٤٤٦٦ ٠١٦ . فاكس: ٤٢٣٤٤٧٧ ٠١٦



جمعية الدعوة بالزلفي

# مسائل صيام

أحكام الصيام - أردو



جمعية الدعوة والإرشاد ونوعية الجاليات في الزلفي

Tel: 966 164234466 - Fax: 966 164234477

# أحكام الصيام

أعدّه وترجمه إلى اللغة الأردية

جمعية الدعوة والإرشاد و توعية الجاليات بالزلفي

الطبعة الرابعة: ١٤٤٢/٩هـ

ح

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

و توعية الجاليات بالزلفي

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد و توعية الجاليات بالزلفي

أحكام الصيام - الزلفي ١٤٣٥هـ

ردمك: ١-٥٧-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

(النص: باللغة الأردية)

١- الصوم أ- العنوان

ديوى ٢٥٢.٣ ١٤٣٥/٩٤٩هـ

رقم الإيداع: ١٤٣٥/٩٤٩هـ

١-٥٧-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

# فہرست مسائل صیام

5	مسائل صیام	۱
6	روزہ	۲
7	فضائل رمضان	۳
11	روزہ چھوڑنے کے حقدار	۴
13	روزہ توڑنے والے کام	۵
18	جن کاموں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۶
23	روزے کی سنتیں	۷
27	نماز تراویح	۸
29	نفل روزے	۹
31	کن دنوں کا روزہ رکھنا حرام	۱۰



# مسائل صیام

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن  
 رمضان المبارک کے روزے ہیں۔ (صیام جمع ہے  
 صوم کی یعنی روزہ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
 اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،  
 وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

[صحیح البخاری ۸ و صحیح مسلم ۱۶]

”اسلام کی پانچ بنیاد ہیں: لا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا،

زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔“

روزہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع کرنے اور دیگر روزہ توڑنے والے کاموں سے رُک جانے کا نام روزہ ہے۔ باتفاق امت رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

”تم میں سے جو کوئی رمضان کا مہینہ پالے وہ روزہ رکھے“۔ (البقرہ: ۱۸۵)

رمضان المبارک کا روزہ رکھنا ہر مسلمان، عاقل، بالغ پر فرض ہے۔

بلوغت درج ذیل نشانیوں سے ثابت ہو جاتی ہے: (۱) عمر پندرہ سال ہو جائے، (۲) یا زیر ناف بال آجائیں، (۳) یا احتلام یا کسی دوسرے طریقے سے منی نکل جائے، (۴) یا عورت کو حیض آجائے۔

جب کسی انسان میں مذکورہ نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی ظاہر ہوگئی وہ بالغ شمار ہوگا۔

## فضائل رمضان

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو متعدد فضائل اور خوبیوں سے سرفراز کیا ہے۔ کچھ خوبیاں ایسی ہیں جو صرف رمضان المبارک میں پائی جاتی ہیں، ان کی تفصیل یوں ہے:



(۱) افطار تک فرشتے روزہ دار کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

(۳) اس میں لیلۃ القدر ہوتی ہے جو کہ ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

(۴) رمضان المبارک کے اور بھی فضائل احادیث

نبویہ میں وارد ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [البخاری

۳۸ و مسلم ۷۶]

”جس شخص نے رمضان المبارک کے

روزے رکھے ایمان کے ساتھ اور نیکی

کمانے کی نیت سے اس کے سارے  
سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ  
الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ  
ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ  
فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ))

[صحیح مسلم: ۱۱۵۱]

”ہر انسان کی نیکی دس گنا سے لے کر  
سات سو گنا تک بڑھادی جاتی ہے۔ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے، سوائے روزے کے، اس  
کا تعلق خالص میرے ساتھ ہے اور میں  
ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“

## رمضان کی آمد کا ثبوت

ماہ رمضان کی آمد دو طرح سے ثابت ہوتی ہے:

(۱) ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر۔ جب رمضان کا چاند نظر آجائے تو روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا)) [البخاری ۱۹۰۰

ومسلم ۱۰۸۰]

”جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب

تم اگلا چاند دیکھ لو تو عید منا لو“۔

رمضان کے چاند کے بارے میں ایک سچے

آدمی کی گواہی بھی کافی ہے۔ البتہ شوال کے چاند

(عید کے چاند) کے بارے میں دو سچے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

(۲) یا شعبان کا مہینہ تیس دن کا ہو جائے۔ لہذا اگلا دن رمضان کا پہلا دن شمار ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ))

[البخاری ۱۹۰۷۔ و مسلم ۱۰۸۰]

”اگر بادل ہوں یا کوئی اور رکاوٹ ہو تو تیس کی گنتی پوری کر لو“۔

افطار (روزہ چھوڑنے) کے حقدار

(۱) جو مریض قابل علاج ہو اور روزہ اُس کے لئے پُر مشقت ہو ایسے مریض کے لیے افطار جائز ہے۔ جتنے دن تک روزہ نہیں رکھ سکا اُن دنوں کی

بعد میں قضا دے دے البتہ جس انسان کا مرض دیرینہ ہو، شفا کی امید بھی نہ ہو اس پر روزہ فرض ہی نہیں ہے، البتہ ایک دن کے بدلے ایک مریض کو کھانا دے جس کا وزن ڈیڑھ کلو چاول یا کوئی دوسرا غلہ ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جتنے دن کے روزے نہیں رکھے اتنے دن کے برابر مستحق لوگوں کو کھانا تیار کر کے کھلا دے۔

(۲) مسافر: اپنے شہر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک مسافر کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے جب تک کہ کسی جگہ باضابطہ قیام کا ارادہ نہ کر لے۔

(۳) حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی افطار کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اُسے اپنی صحت یا

بچے کی صحت کا خطرہ ہو، جب مجبوری ختم ہو جائے تو جتنے دن کے روزے چھوڑے اُن کی قضا دے دے۔

(۴) ایسا بوڑھا آدمی جس پر روزہ رکھنا بھاری پڑتا ہو اسے افطار کی اجازت ہے، اُس پر قضا بھی نہیں ہے، البتہ ہر دن کے بدلے کسی ایک مسکین حقدار کو کھانا دے دے یا کھلا دے۔

### روزہ توڑنے والے کام

۱۔ جان بوجھ کر کھانا پینا۔ البتہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ

شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ

اللَّهُ وَسَقَاهُ)) [مسلم ۱۱۵۵]

”جو آدمی حالتِ روزہ میں تھا اور بھول گیا  
پھر اس نے کھاپی لیا وہ اپنا روزہ پورا کر لے  
اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔“

اسی طرح جو چیز روزے کو توڑ دیتی ہے وہ ناک کے  
ذریعے سے پیٹ میں پانی جانا، یا رگ کے ذریعے  
گلوکوز یا خون چڑھانا ہے، یہ سب روزہ توڑ دیتی ہیں،  
اس لیے کہ یہ روزہ دار کے لیے غذا کا کام دیتی ہیں۔

۲۔ جماع کرنا۔ جب روزہ دار نے جماع کیا تو  
اس کا روزہ باطل ہو گیا، کفارہ ادا کرے گا اور قضا  
بھی دے گا۔ کفارے کی تین شکلیں ہیں:

(۱) گردن آزاد کرنا۔

(ب) اگر گردن آزاد نہیں کر سکتا تو لگاتار دو ماہ کے

روزے رکھے، شرعی عذر کے علاوہ درمیان

میں روزہ افطار نہ کرے، مثلاً ایام عید اور ایام

تشریق میں افطار کر سکتا ہے، یا کوئی عذر پیش

آ گیا ہے، مثلاً بیماری سفر وغیرہ، البتہ سفر کو بطور

بہانہ استعمال نہ کرے۔ اگر بغیر کسی عذر کے

ایک دن کا بھی ناغہ کر لیا، تو از سر نو روزے

رکھنے شروع کرے تاکہ تسلسل قائم ہو۔

(ج) اگر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے کی بھی

طاقت نہیں رکھتا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا

کھلا دے۔



۳- بارادہ منی نکالنا۔ مثلاً بوسہ لیا، یا ہاتھ سے حرکت کی وغیرہ وغیرہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا دینی پڑے گی، کفارہ نہیں ہے۔ البتہ احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس میں ارادہ شامل نہیں ہوتا۔

۴- سچھنے لگا کر خون نکالنے یا خون دینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ ٹیسٹ، جانچ کے لیے تھوڑا سا خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح جو خون بلا اختیار نکل جائے اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، مثلاً نکسیر، زخم، دانت نکلوانا وغیرہ۔

۵- جان بوجھ کر قے کرنا۔ البتہ اگر بلا اختیار از خود قے نکل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مذکورہ بالا روزہ توڑنے والی اشیاء صرف اسی وقت روزہ توڑتی

ہیں جب کہ اس نے انہیں جانتے بوجھتے اور اپنے ارادے کے ساتھ استعمال کیا ہو۔

چنانچہ اگر روزہ دار شرعی حکم سے ناواقف ہو یا وقت کے بارے میں معلومات صحیح نہ رکھتا ہو، مثلاً اُسے گمان ہو کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی یا یہ کہ سورج غروب ہو چکا ہے اور عملاً اس کے گمان کے خلاف تھا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اُسے روزہ یاد ہو۔ چنانچہ اگر اُس نے بھولے سے کچھ کھاپی لیا ہے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ یہ کام اپنے ارادے

سے کرے۔ چنانچہ اگر اُس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہو تب بھی اُس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اُس پر قضا بھی نہیں ہے۔

۶- نیز جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان میں حیض یا نفاس کے خون کا نکل آنا ہے۔ جو نہی عورت نے خون دیکھ لیا اُس کا روزہ ختم ہو گیا، حیض و نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ رمضان المبارک کے بعد وہ قضا شدہ روزوں کو رکھ لے۔

جن کاموں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱- نہانا، تیرنا، گرمی میں پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنا۔

- ۲- طلوع فجر تک رات کو کھانا، پینا اور جماع کرنا۔
- ۳- مسواک کرنا۔ دن کے کسی حصہ میں مسواک کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، بلکہ یہ مستحب کام ہے۔
- ۴- کسی قسم کی حلال دوا استعمال کرنا بشرطیکہ وہ غذا نہ بنتی ہو، چنانچہ غذا نہ بننے والے انجکشن لیے جاسکتے ہیں، آنکھ اور کان میں قطرے ڈالے جاسکتے ہیں، خواہ قطروں کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، البتہ رات تک مؤخر کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ دے کی دوا جو سپرے {INHALER} کی شکل میں ہوتی ہے اُسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کھانا چکھنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ حلق سے نیچے نہ اترے۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے میں بھی کوئی حرج

نہیں، البتہ مبالغہ نہ کیا جائے، تاکہ پیٹ تک پانی نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح خوشبو استعمال کرنے اور سونگھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۵۔ حیض و نفاس والی عورت کا خون اگر رات کو بند ہو جائے تو غسل کو طلوع فجر کے بعد تک مؤخر کر سکتی ہے، طلوع فجر کے بعد وہ نماز کے لیے غسل کر لے۔ یہی حکم جنبی کا بھی ہے کہ وہ حالت جنابت میں سحری کھا کر طلوع فجر کے بعد غسل کر لے۔

## وضاحتیں

۱۔ اگر رمضان میں دن کے وقت کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو وہ دن کا باقی حصہ کچھ نہ کھائے

کچھ نہ پینے، اور اس دن کی اُس پر قضا نہیں ہے۔

۲- طلوع فجر سے پہلے پہلے رات کو روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے۔ یہ حکم فرض روزوں کے لیے ہے۔ البتہ نفل روزوں کی نیت کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے طلوع فجر کے بعد بھی نیت ہو سکتی ہے اور دن چڑھے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ طلوع فجر کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

۳- روزہ دار کے لیے مستحب ہے کہ روزے کی حالت میں حسب ضرورت دعا کرے۔

افطار کے وقت کے لیے ایک دعا حدیث میں آئی ہے، یوں کہے:

((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ العُرُوْقُ وَثَبَّتْ

الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) [سنن أبی داود

[۲۳۵۷

”پياس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور ان  
شاء اللہ اجر پکا ہو گیا“۔

۴۔ جس شخص کو دن میں رمضان کی آمد کا علم ہو وہ  
باقی دن میں کچھ نہ کھائے پیئے اور اُس پر قضا بھی  
واجب ہے۔

۵۔ جس شخص کے ذمے رمضان کے روزے باقی  
ہوں وہ ذمہ داری ادا کرنے کی خاطر جلدی کرے  
اگرچہ تاخیر بھی جائز ہے، قضا کے روزے چاہے  
مسلسل رکھے یا غیر مسلسل رکھے دونوں طرح جائز  
ہے اور بلا عذر اگلے رمضان تک لیٹ نہ کرے۔

## روزے کی سنتیں

۱- سحری کھانا: آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً))

[صحیح البخاری ۱۹۲۳ و صحیح مسلم

[۱۰۹۵

”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانا بہت با

برکت ہے۔“

مسنون یہ ہے کہ سحری کو آخر وقت کھایا جائے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((عَجِّلُوا بِالْإِفْطَارِ وَأَخِّرُوا السُّحُورَ))

[الصحيححة للالبانى ۱۷۷۳]

”افطار کرنے میں جلدی کیا کرو اور سحری



کو آخر وقت میں کھایا کرو۔

۲- جلد افطار کرنا چاہئے جب کہ سورج غروب ہو چکا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ))

[صحیح البخاری ۱۹۵۷ و صحیح مسلم

((۱۰۹۸))

”میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔“

مسنون یہ ہے کہ تازہ کھجوروں پر روزہ افطار کیا جائے ورنہ خشک کھجوروں پر اگر یہ دستیاب نہ ہوں تو پانی پر اور اگر مذکورہ چیزیں نہ ملیں تو جو چیز بھی مل جائے

اُس پر روزہ کھول لے۔

۳۔ روزے کی حالت میں دعا کرتے رہنا چاہئے

بالخصوص افطار کے وقت۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ: دَعْوَةُ

الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ

الْمُسَافِرِ))

[شعب الایمان للبیہقی ۳/۳۰۰ و

صحیح الجامع ح ۳۰۳ والسلسلہ

الصحیحہ ح ۱۷۹۷]

”تین قسم کے آدمیوں کی دعا قبول

ہو جاتی ہے: روزہ دار کی دعا، مظلوم کی

دعا اور مسافر کی دعا“۔

رمضان کی راتوں میں قیام کرنا روزہ دار کے

لیے انتہائی مناسب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ )) [البخاری  
۳۷ مسلم ۷۵۹]

”جس شخص نے ایمان اور اجر کی نیت  
کے ساتھ قیامِ رمضان کیا اس کے سابقہ  
سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

چنانچہ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ نماز تراویح کو

امام کے ساتھ مکمل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ  
كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ )) [صحیح الترمذی ۶۴۶]

”جو شخص امام کے فارغ ہونے تک اس کے

ساتھ قیام کرتا رہا اس کے لیے اُس رات کا  
قیام لکھ دیا گیا۔

اسی طرح رمضان میں کثرت سے صدقہ کرنا  
چاہیے۔

نیز تلاوت قرآن حکیم زیادہ سے زیادہ کرنی  
چاہیے، کیونکہ رمضان المبارک قرآن کریم کا مہینہ  
ہے، قرآن کی تلاوت کرنے والے کو ہر حرف کے  
بدلے نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے۔

### نماز تراویح

نماز تراویح سے مراد رمضان میں باجماعت  
رات کو قیام کرنا ہے۔ اس کا وقت نماز عشاء کے بعد

شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ مسنون یہ ہے کہ گیارہ رکعت نماز ادا کرے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ اور اگر گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نماز تراویح میں یہ بھی مسنون ہے کہ وہ آہستہ آہستہ اور لمبی لمبی ادا کی جائے بشرطیکہ نمازی کو مشقت نہ ہو۔ نماز تراویح میں عورتوں کی شرکت بھی صحیح ہے بشرطیکہ فتنے کا خطرہ نہ ہو۔ پورے پردے کے ساتھ نکلیں، زینت کا اظہار نہ کریں، اور نہ ہی خوشبو کا استعمال کریں۔

## نفل روزے

حضور اکرم ﷺ نے درج ذیل روزوں کی ترغیب دلائی ہے۔

۱۔ شوال کے چھ روزے: آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ

شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ )) [صحیح

مسلم ۱۱۶۴]

”جس شخص نے رمضان کے روزے

رکھے، پھر شوال کے چھ روزے رکھے، گویا

اس نے سارا زمانہ روزے رکھا۔“

۲۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ۔

۳- ہر مہینے تین روزے۔ اگر ان روزوں کو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کو رکھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔  
 ۴- یوم عاشوراء کا روزہ یعنی دس محرم کا روزہ اور یہودیوں کی مخالفت میں اگر ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ))

[مسلم ۱۱۶۲]

”دسویں محرم کے دن کے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے یقین رکھتا ہوں کہ سابقہ سال کے سارے گناہ بخش دے گا۔“

۵- یومِ عرفہ یعنی نوزی الحجہ کا روزہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ))

”یومِ عرفہ کے روزے کے حوالے سے میں اللہ تعالیٰ سے یقین رکھتا ہوں کہ سابقہ سال اور آئندہ سال کے گناہ معاف کر دے گا“۔ [مسلم ۱۱۶۲]

جن دنوں کا روزہ رکھنا حرام ہے

۱- عیدین کے دنوں دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن۔



۲- ایام تشریق کے تینوں دن، یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کا دن، البتہ جس قارن یا متمتع حاجی کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو وہ ان دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

۳- حیض و نفاس کے دنوں میں عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے۔

۴- خاوند کی موجودگی میں عورت کے لیے بلا اجازت نفل روزہ رکھنا حرام ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَصُومُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا

بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ )) [البخاری ۱۵۹۲]

ومسلم ۱۰۲۶]

”جس عورت کا خاوند موجود ہو وہ خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے، البتہ رمضان کا روزہ رکھ سکتی ہے۔“